گرد کے نام سے شہرت دینے میں مصروف ہے اور اندرونِ ملک دینی اداروں کے خلاف آپریشن کو امریکہ بہادر کی خوشنودی کے حصول کا وسیلہ سمجھ بیٹھی ہے۔ اسی باعث بعض دینی مدارس کو دہشت گردی کا اڈہ باور کروانے کی دانستہ سازش کی۔

لال مسجد و جامعہ حفصہ کا دلخراش منظر اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، جس کے نتیجے میں لال مسجد وملحقہ جامعہ حفصہ خون ناحق سے لالہ زار بن گئے۔ قرآن، حدیث وتفسیر کی بیشمار کتابیں ضائع ہوئیں اور بے شمار معصوم جانیں بم کی نذر ہوگئیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ حکومت نے غیر ملکی دہشت گردوں کی موجودگی کا شوشہ چھوڑا تھا، مگر کسی دہشت گرد کی لاش نہیں ملی۔ لال مسجد و جامعہ حفصہ کا تنازعہ حالیہ آپریشن سے چھ ماہ پہلے سے چل رہا تھا۔ گورنمنٹ نے آس پاس کی سات کے لگ بھگ مسجدیں شہید کردیں، علماء اور طلبہ وطالبات سبھی سراپا احتجاج بن گئے اور مسجدوں کی تعمیر ثانی کا مطالبہ کیا، لیکن حکومت کی طرف سے کوئی مثبت پیشرفت نہیں ہوئی۔ اس لئے طلبہ وطالبات نے احتجاجاً پبلک لائبریری پر قبضہ کرلیا اس پر حکومت نے ان مسجدوں کو از سرنو تعمیر کروانے کا وعدہ کیا جو محض ان کو ٹالنے کی خاطر اختیار کردہ حربہ تھا۔ کچھ لوگ مکر وفریب کے بل پہ علماء کو اکساتے رہے اور عین موقع پر الگ جا بیٹھے۔ فحاشی کا اڈہ چلانے والی آنٹی شمیم کا قصہ ان دنوں زبان زد تھا، جسے جامعہ حفصہ کی طالبات اپنے ہاں لے آئے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری کے تحت توبہ واستغفار کی تلقین اور وعظ ونصیحت کرکے فارغ کردیا۔ یہ اور اس جیسے معاملات کے طریق کار سے اختلاف تو کیا جاسکتا ہے، مگر ان کے بل پہ جامعہ حفصہ والوں پر ریاست کے اندر ریاست کے قیام کا الزام نہیں لگایا جاسکتا۔ جتنے مسائل ہوں انہیں باہمی مذاکرات سے نمٹایا جاسکتا تھا۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ مذاکرات ہوتے بھی رہے اور ارباب اقتدار انہیں ناکام بھی بناتے رہے۔ بالآخر گلشن اسلام کی پامالی اور اس کے خوبصورت پھولوں کو مسلنے کی خاطر فوجی طاقت استعمال کی گئی اور وہ سب کچھ ہوا جس کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اقبال کے الفاظ میں یہی کہا جاسکتا ہے:

''متاعِ دین ودانش لٹ گئی اللہ والوں کی''

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اعتذار

موضع غواڑی میں سرکاری بجلی کی ترسیل شروع ہونے پر بجلی کا مقامی سادہ نظام جاری نہ رہ سکا۔ اس عمل میں بار بار بجلی کی بندش کی وجہ سے مجلّہ **التراث** کی کمپوزنگ اور تصحیح وتنسیق کے کام میں خلل پڑتا رہا۔ نیز بعض انتظامی مسائل بھی درپیش رہے۔

ان مجبوریوں کی وجہ سے **التراث** کے واجب الاحترام قارئین کو انتظار کی زحمت اور مجلّے کے کارکنوں کو غیر معمولی کوفت اٹھانا پڑی۔ اب شمارہ 23 اور 24 یکمشت اس امید کے ساتھ پیش کی جاتی ہے کہ اس زحمت کو معاف فرمائیں گے۔

والعذر عند کرام الناس مقبول

(ادارہ مجلّہ **التراث**)

درسِ قرآن

تراثِ رحمانی در فوائد قرآنی

محمد اسماعیل امین

﴿وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾[البقرة/۳۵] ترجمہ وتفسیر پچھلے درس میں گزر چکی ہے۔

آیت مبارکہ سے مستنبط فوائد

فائدہ(1) ﴿وقلنا یاٰدم اسکن ......﴾ سے اللہ تعالیٰ کی صفت کلام ثابت ہوتی ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کا قول ''کلام حقیقی'' ہے، جو مسموع اور مرتب حروف میں ہوتے ہیں۔(ابن العثیمین)

فائدہ(2) ﴿وقلنا یاٰدم اسکن ......﴾ سے آدم علیہ السلام کی نبوت کا بھی اشارہ ملتا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس میں ایک حدیث بھی نقل کی ہے آدم علیہ السلام کی نبوت ایک اور صحیح حدیث سے بھی ثابت ہے جس کا ذکر التراث ۱۰/۱۷ میں گزر چکا ہے۔

فائدہ(3) اس آیت مبارکہ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آدم اور حوا علیہما السلام کا جنت میں قیام عارضی تھا، کیونکہ لفظ ''اسکن'' کے معنی یہ ہیں کہ اس مکان میں رہو۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ مکان تمہیں دے دیا گیا، یہ مکان تمہارا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ آئندہ ایسے حالات پیش آئیں گے کہ آدم اور حواء علیہما السلام کو جنت چھوڑنا پڑے گی۔ نیز جنت کا استحقاقِ ملکیت ایمان اور عمل صالح سے حاصل ہوگا، جس کا فیصلہ قیامت کے روز ہوگا۔ اسی سے جمہور فقہاء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی سے کہے: آپ میرے گھر میں رہیں، میرا یہ مکان آپ کا مسکن ہے، اس سے مکان کی ملکیت اور دائمی استحقاق اس شخص کو حاصل نہیں ہوتا۔ اسی مسئلے کے ضمن میں حافظ قرطبیؒ نے اس طرح کے بہت سارے معاملات کا شرعی حکم اور اختلاف علماء نقل کیا ہے جیسا کہ: عمری، رقبیٰ، افقار، منحة وغیرہ(القرطبی، معارف القرآن)

فائدہ(4) آیت مبارکہ میں حواء کو آدم علیہ السلام کے تابع بناتے ہوئے عطف کا اسلوب اختیار کیا گیا۔ فرمایا﴿اسکن انت وزوجک﴾ جبکہ اس کے بعد ''کلا'' اور ''لا تقربا'' میں دونوں کو ایک ہی صیغے میں جمع کیا گیا ہے اور اس اسلوب عطف سے دو مسئلوں کی طرف اشارہ مقصود ہے:

۱۔ بیوی کے لئے رہائش کا انتظام شوہر کے ذمے ہے۔

۲۔ سکونت میں بیوی شوہر کے تابع ہے۔یعنی بیوی کو خاوند کے ساتھ رہنا چاہئے۔(معارف القرآن)

فائدہ(5) ﴿کُلا﴾ امر کا صیغہ ہے اور امر میں طلب اور وجوب کا معنیٰ اصلی ہے۔اس لئے اباحت یا اس کے باقی فروعی معانی پر محمول کرنے کے لئے دلیل اور قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں امر اباحت کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔قرینہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿حیث شئتما﴾ فرما کر انہیں اختیار دیا کہ جس جگہ سے چاہیں کھالیں۔(ابن العثیمین)

فائدہ(6) ﴿رغداً حیث شئتما﴾ سے جنت کی وسعت اور بڑائی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ (درس قرآن) اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ جنت کے پھل موسمی نہیں ہوتے ، بلکہ ہمیشہ اور ہر وقت دستیاب ہوتے ہیں۔ "حیث شئتما" میں تعمیم مکانی کے ساتھ تعمیم زمانی بھی پائی جاتی ہے۔جس طرح دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے ﴿وفاکهة کثیرة ۞ لا مقطوعة ولا ممنوعة ۞﴾ (ابن العثیمین)

فائدہ(7) ﴿ولا تقربا هذه الشجرة﴾ سے اصول فقہ کا مشہور قاعدہ "سد ذرائع" ثابت ہوتا ہے۔یعنی بعض چیزیں بذات خود ناجائز یا ممنوع نہیں ہوتیں ،لیکن ان کے اختیار کرنے سے کسی حرام کام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے،تو اس جائز چیز سے بھی روکا جاتا ہے۔جیسے ممنوعہ درخت کے قریب جانا پھل کھانے کا ذریعہ بن سکتا تھا،تو اس ذریعے کو اختیار کرنے سے بھی منع کردیا گیا۔ (ابن عطیه، معارف القرآن)

حافظ امام ابن القیم رحمه الله نے اپنی شاہکار تصنیف "اعلام الموقعین" میں ۹۹ وجوہات سے "قاعدہ سد ذرائع" کو ثابت کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس کی اور بھی وجوہات اور مثالیں موجود ہیں ،لیکن نبی ﷺ کے فرمان "اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اچھے نام ہیں جو اسے شمار کرے جنت میں داخل ہوگا۔" کی موافقت پر اکتفا کرتا ہوں۔پس جو کوئی ان وجوہات کو بھی دین سمجھتے ہوئے ان پر عمل کرے تو یہ بھی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے، کیونکہ اس شخص کو اللہ کے اسماء حسنیٰ کے ساتھ اللہ کے احکامات کی معرفت بھی حاصل ہوگی۔ (اعلام الموقعین ۳ /۱۲۱-۱۴۳)

اور سد ذرائع میں ایک مستقل کتاب (سد الذرائع فی الشریعة الاسلامیة للأستاذ محمد هشام البرهانی) بھی مطبوع ہے۔ جسے فاضل مصنف نے ماسٹر ڈگری کے لئے جامعۃ القاہرہ میں پیش کی تھی۔

فائدہ(8) ﴿ولا تقربا هذه الشجرة﴾ مذکورہ شجرہ سے بطور امتحان منع کیا گیا تھا یا اس میں اور کوئی حکمت بھی ہوسکتی ہے جسے ہم نہیں جانتے۔(السعدی)

آدم و حوا کے لیے جنت کے تمام پھل مباح قرار دیئے گئے سوائے ایک درخت کے۔شاید یہ درخت ممانعت کی علامت ہو

کیونکہ ممانعت اور اجتناب انسانی زندگی کے لئے لازمی ہے، اس کے بغیر ارادے کی تکمیل نہیں ہوتی اور انسان کی آزمائش بھی نہیں کی جاسکتی کہ وہ عہد پورا کرتا ہے یا نہیں؟ ارادہ ہی انسان اور حیوان میں حد فاصل ہے ارادے کے بغیر انسان، انسان نہیں کہلا سکتا خواہ وہ شکل وصورت میں آدمی نظر آتا ہو۔ (فی ظلال القرآن)

فائدہ(9) ﴿فتکونا من الظلمین﴾ ان دونوں کا اللہ کے اس خاص حکم کی نافرمانی کے ذریعے اپنے نفس پر ظلم اور زیادتی کرنا ہے۔(ابن العثیمین) ظلم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ بندہ کا اپنی ذات پر ظلم کرنا اس کے آگے مختلف مراتب ہیں۔سب سے بڑا ظلم شرک ہے اس کے بعد عام کبیرہ گناہ پھر صغائر۔ان دونوں کے درمیان بھی مختلف مراتب ہو سکتے ہیں۔ ۲۔ بندہ کا دوسروں پر ظلم کرنا اس میں بھی ظلم کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف مراتب ہو سکتے ہیں۔ظلم کی دونوں قسموں کے دلائل اور تفصیل جاننے کے لئے جامع العلوم والحکم ۲/۳۶ حدیث ۲۴ کی شرح کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

فائدہ(10) حواء کی پیدائش پر ایک اعتراض اور اس کا جواب:

سیدہ حواء کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا۔''مساوات مرد وزن'' کو شریعت سے ثابت کرنے کے شوق میں بعض ماڈرن حضرات یہ کہتے ہیں کہ سیدہ حواء کو بھی اسی مٹی سے پیدا کیا گیا جس سے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا۔اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ ﴿خلق منها زوجها﴾ میں (ھا) کی ضمیر مؤنث ہے۔اگر وہ آدم سے پیدا ہوتی تو ضمیر مذکر ہونا چاہئے تھی۔یہ دلیل دو لحاظ سے غلط ہے: ۱۔ اس لئے کہ (ھا) کی ضمیر (نفس واحدة) کی طرف لوٹتی ہے جو مؤنث ہے۔ ۲۔ احادیث صحیحہ میں صریح موجود ہے کہ سیدہ حواء کو سیدنا آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا گیا۔لہٰذا اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش نہ کرو، ورنہ توڑ دو گے۔پس اس سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔(صحیح البخاری کتاب الانبیاء، باب خلق آدم و ذریته) (تفسیر کیلانی)

فائدہ(11) آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کرنے سے علماء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ جب کسی مخنث کی پہچان مشکل ہو رہی ہو کیا اس میں مرد کی علامت زیادہ واضح ہے یا عورت کی؟ تو اس کی پسلیوں کو گنا جائے گا، اگر اس کی پسلیوں کی تعداد عام عورتوں کی پسلی سے کم ہو تو اسے مرد شمار کر کے مردانہ وراثت دلوایا جائے گا، کیونکہ حواء علیہا السلام آدم علیہ السلام کی ایک پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔تو آدم علیہ السلام کی پسلیاں حواء کی نسبت کم ہیں۔اسی طرح کا ایک فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (القرطبی)

فائدہ(12) آدم علیہ السلام اور نظریہ ارتقاء

واضح رہے کہ آدم علیہ السلام سلسلہ ارتقاء کی پہلی کڑی نہیں، جیسا کہ آج کل ڈارون کے نظریہ ارتقاء کے نام سے کالجوں میں پڑھایا جاتا ہے کہ انسان بندر کی اولاد یا اس کا چچیرا بھائی ہے۔جب کہ آدم علیہ السلام کا پتلا اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک ہاتھ سے بنایا، پھر